

ڈاکٹر محمد اسحاق  
مترجم، شاہد حسین رزاقی

## شرف الدین منیری اور ان کا حلقہ محدثین

صوفی محدثین کا دوسرا اہم دلبستان بہار میں قائم ہوا جس کے بانی شیخ شرف الدین منیری تھے۔ یہ خاندان اولیاء کی طرح شیخ شرف الدین نے بھی علم حدیث کی اشاعت و فروغ کے لیے اہم خدمات انجام دیں اور ان کی خانقاہ تعلیم حدیث کا ایک اہم مرکز بن گئی۔

**خدم الملک شرف الدین منیری بہاری** (۶۶۱ تا ۸۲۶ھ - ۱۲۶۳ تا ۱۳۸۱ء)  
بہار کے مشہور و معروف ولی شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری ماہ شوال ۶۶۱ھ (اگست ۱۲۶۳ء) میں بروز جمعہ بہار شریف سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ایک موضع منیر میں پیدا ہوئے اور سنار گاؤں میں اپنے شفیع استاد ابو توما حبیبی کی نگرانی میں تعلیم حاصل کی جن کی لڑکی سے شرف الدین نے شادی بھی کر لی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد شرف الدین ۶۹۱ھ (۱۲۹۱ء) میں دہلی گئے اور شیخ نظام الدین اولیاء سے ملاقات کی۔ پھر وہ لاہور گئے اور شیخ نجیب الدین فردوسی (م ۷۳۳ھ) کے مرید ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے تیس سال بہیا اور راج گیر کے جنگلوں میں گزارے اور قریب الہی حاصل کرنے کے لئے عبادت اور مراقبہ کرتے رہے۔ ۷۲۰ھ اور ۷۲۴ھ (۱۳۲۰-۱۳۲۴ء) کے درمیانی زمانے میں انھوں نے گوشہ نشینی ترک کر دی اور لوگوں کی روحانی رہبری کرنے لگے۔ منیر میں ان کی خانقاہ کی ابتدائی تعمیر ان کے دوستوں اور مداحوں نے کی تھی جسے سلطان محمد تغلق نے وسعت دے کر دوبارہ تعمیر کیا اور اس کے اخراجات کے لیے راج گیر کا پرگنہ بھی وقف کر دیا۔ یہ خانقاہ اب تک موجود ہے۔ شرف الدین منیری نے ۶ شوال ۷۸۲ھ (جنوری ۱۳۸۱ء)

۱۵ یہ رکن الدین فردوسی (م ۷۲۴ھ) کے مرید تھے جو ہند میں سلسلہ فردوسیہ کے بانی تھے۔

مزید، ج ۲، ص ۲۸۶۔

## کوئٹہ میں وفات پائی علیہ شرف الدین بحیثیت محدث

شرف الدین منیری علاقہ بہار کے ایک ممتاز محدث تھے۔ وہ حدیث سے متعلق تمام علوم مثلاً علم تاویل الحدیث، علم رجال الحدیث اور علم مصطلحات الحدیث پر پورا عبور رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنے مکتوبات اور تصانیف میں احادیث کثرت سے نقل کی ہیں۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بہت سے مواقع پر انھوں نے علم حدیث کے مختلف پہلوؤں مثلاً روایت بالمعنی، شروط اللزومی وغیرہ پر اپنی تصانیف میں طویل بحثیں بھی کی ہیں اور صحیحین، مسند ابویعلیٰ الموصلی، شرح المصابیح اور مشارق الانوار کے حوالے بھی دیے ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ النور (م ۶۷، ۶۸) کی شرح صحیح مسلم کا ایک نسخہ ان کے پاس موجود تھا اور انھوں نے اس کا فائزہ مطالعہ کیا تھا۔ کما جاتا ہے کہ ان کو نہ صرف بہار بلکہ پورے ہند میں صحیحین کی تعلیم شروع کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ انھیں احادیث نہ صرف زبانی یاد تھیں بلکہ وہ ان کے مطابق عمل بھی کرتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے محض اس وجہ سے خرپڑہ کبھی نہیں کھایا کہ انھیں یہ معلوم ہو سکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرپڑہ کس طرح نوش فرمایا تھا۔ ان اوصاف کے علاوہ شرف الدین منیری قرآن اور حدیث دونوں کی متصوفانہ تعلیمات پر بھی سند مانے جاتے تھے۔

## نظام الدین اولیا اور شرف الدین منیری محدث کی حیثیت سے

شیخ نظام الدین اولیا دہلوی اور شیخ شرف الدین منیری بہاری دونوں صوفی تھے اور ہند میں

۱۔ اخبار الانباء ص ۱۰۹۔ مرآۃ السراۃ، ۲۶۱، ۲۶۲۔ بیہ خزینہ ج ۲، ص ۲۹۰۔ تذکرۃ علماء ص ۴۰۔

نرسہ الخواطر، ص ۱۰۳۸۔ آئین اکبری، ج ۲، ص ۲۱۹۔

۲۔ حدیث سے متعلق علوم کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں ایکہ العلوم، ص ۲۸۵، ۲۸۶۔ مفتاح السنۃ، ص ۱۶۵، ۱۶۶۔

۳۔ مکتبہ دیوبند، ص ۱۹۴، ۲۱۱۔ معارف، جلد ۲۲، شمارہ ۵، ص ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ شاہ نجم الدین، معارف، جلد

۳، شمارہ ۴، ص ۶۵ تا ۶۹، مضمون ”حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری اور علم حدیث“

۴۔ خوان بخت، مطبوعہ احمدی پریس، پٹنہ، ص ۱۳۲، مجلس سوم، ص ۸۔

علم حدیث کو فروغ دینے میں دونوں نے اہم حصہ لیا۔ شیخ نظام الدین اولیاء نے جس طرح دہلی میں ایک ممتاز روحانی مرشد کی حیثیت سے کام کیا اسی طرح شرف الدین بھی بہار میں سرگرم عمل رہے۔ یہ دونوں بزرگ اسلامی علوم کے جید عالم تھے۔ تاہم علم حدیث کے مطالعہ میں شرف الدین نے سبقت حاصل کر لی تھی اور اس کا سبب یہ ہے کہ شیخ نظام الدین نے حدیث کا مطالعہ بڑی عمر میں شروع کیا تھا اور اس موضوع پر الصفا فی کی مشارق الانوار کے سوا کوئی اور مستند مجموعہ ان کے زیر مطالعہ نہیں رہا لیکن شرف الدین منیری کی تعلیم ایک جنابی عالم ابو نوا مرہ کی نگرانی میں ہوئی تھی اور انھوں نے قدس سرہ پور پر حدیث کی تعلیم کو بہت اہمیت دی چنانچہ شرف الدین نے علم حدیث پر زیادہ عبور حاصل کر لیا۔ اس کے علاوہ شیخ نظام الدین کے برعکس شیخ شرف الدین کو کافی تعداد میں علم حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا موقع بھی ملا جو غالباً انھوں نے اپنے استاد اور دوستوں سے حاصل کی تھیں۔ اس خیال کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ شیخ زین الدین باشندہ دیوبند نے ان کو صحیح مسلم کا ایک نسخہ بطور ہدیہ دیا تھا۔  
 شیخ مظفر بلخی (متوفی ۷۸۶ھ - ۸۷۳ھ)

مظفر بن شمس الدین بلخی منیری میں شرف الدین منیری کے خلیفہ ہوئے تھے۔ مظفر کی ولادت اور تعلیم دہلی میں ہوئی تھی اور سلطان فیروز تغلق (۹۰ - ۷۵۲ھ - ۸۰ - ۱۳۵۱ء) نے ان کو دہلی کے مدرسہ کو شک لال میں استاد مقرر کیا تھا۔ شیخ مظفر کے والد شیخ شمس الدین بہار کے ایک ولی احمد چرم پوش کے مرید تھے اور ان کی یہ خواہش تھی کہ شیخ مظفر بھی چرم پوش کے مرید ہو جائیں۔ لیکن چرم پوش بالکل ان پڑھ تھے اس لیے مظفر ان کی طرف مائل نہ ہوئے اور شیخ شرف الدین سے بیعت کرنے کو ترجیح دی۔ لیکن دہلی میں سرکاری مصروفیات کی وجہ سے شیخ مظفر مرید ہونے کے بعد پچیس برس تک شرف الدین منیری کی خانقاہ میں شامل نہ ہو سکے۔ اور مراسلت کر کے اپنے مرشد سے ہدایات حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ معہ اہل عیال کے دہلی سے منیر منتقل ہو گئے۔

۱۷ معارف، جلد ۱۳، شمارہ ۴

۱۸ آٹھویں صدی ہجری کے ایک عالم تھے۔ نزہۃ الخواصر، ص ۲۶

۱۹ ایضاً۔ معارف، جلد ۱۳، شمارہ ۲، ص ۲۹۶

اسلامی علوم میں شیخ مظفر کو جو تبحر حاصل تھا اس کے اعتراف میں شیخ شرف الدین نے ان کو امام کا لقب دیا تھا۔

### شیخ مظفر بحیثیت محدث

شیخ مظفر نے مشارق الانوار کی ایک شرح لکھی تھی جو غالباً ان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہی ضائع ہو گئی۔ مظفر کو محدث کی حیثیت حاصل تھی جس کی شہادت اس سند سے ملتی ہے جو انھوں نے اپنے بھتیجے اور شاگرد حسین نوشائے توحید کو دی تھی۔ سند کے الفاظ یہ ہیں:

”فرزند حسین سند حدیث بریں فقیر کردہ صحیح مسلم و صحیح بخاری من اولہ و آخرہ لفظاً بریں فقیر تحقیق کردہ“

اپنے محبوب مرشد شرف الدین منیری کی وفات کے بعد شیخ مظفر مکہ کو ہجرت کر گئے اور ماہ جمادی الاول ۷۸۸ھ (جون ۱۳۸۴ء) میں عدن میں وفات پائی۔  
حسین بن معز بہاری (متوفی ۵۸۴ھ - ۶۴۱ھ)

حسین بہاری جو نوشائے توحید کے نام سے معروف ہیں، شیخ مظفر بلخی کے بھتیجے اور خلیفہ تھے۔ وہ سلسلہ فردوسیہ سے تعلق رکھنے والے صوفی تھے اور محدث بھی تھے۔ ان کی پرورش خندم شرف الدین نے کی تھی۔ اور انھوں نے اپنے چچا شیخ مظفر سے صحیحین کا درس لیا۔ حسین کے والد شیخ الاسلام معز بہاری بھی کافی معروف محدث تھے اور علم حدیث سے حسین کی گہری دلچسپی کے پیش نظر انھوں نے حسین کو صحیح مسلم کا ایک نسخہ بطور تحفہ دیا تھا جو ریشمی کپڑے پر عمدہ عربی خط میں لکھا گیا تھا۔ حسین اپنے چچا مظفر کے ساتھ حجاز گئے تھے اور عدن میں خطیب العدنی سے حدیث کا درس لیا تھا۔

۹ معارف اعظم گڑھ، جلد ۳، شمارہ ۲، ص ۲۹۸

• ۱۰ اخبار الاخیار، ص ۱۱۰ - مرآۃ الاسرار، دوق ۵۲ - الفت - خزینہ ۲، ص ۲۹۹ - تزیینۃ الخوامر (مخطوطہ) ج ۳

حسین بن معز بہاری - وحشی نگرانی، وفیات الاخیار، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۲۰ھ - ص ۹۹

اللہ محمد شعیب، مناقب الامنیاء - ص ۱۵۰

حسین نوشائے توحید نے منیر کی خانقاہ میں حدیث کی کتابوں کا اضافہ کیا جو وہ حجاز سے لائے تھے۔ انھوں نے تصوف پر کئی کتابیں بھی لکھیں جن میں حضرات خمس اور فارسی میں ایک دیوان زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے ایک رسالے کا نام رسالہ اوراد و فضلی ہے جس میں نہ صرف مصلح ستہ بلکہ بیہقی کی سنن اور حاکم نیشاپوری کی مستدرک سے بھی احادیث کثیر تعداد میں نقل کی گئی ہیں۔ حسین نوشائے توحید نے ماہ ذی الحجہ ۸۴۴ھ (مئی ۱۴۴۱ء) میں منیر میں وفات پائی <sup>۱</sup>۔

احمد ننگر وریا (متوفی ۹۹۱ھ - ۱۴۸۱ء)

احمد ننگر وریا بن حسن بن مظفر خانقاہ منیر میں اپنے والد کے جانشین ہوئے تھے۔ اپنے دادا شیخ مظفر بلخی کو خوش کرنے کے لیے انھوں نے پوری مصابیح السنۃ صرف چھ مہینے میں حفظ کر لی تھی۔ احمد ننگر وریا نے اپنی تصنیف مونس القلوب میں جو ان کے ملفوظات کا مجموعہ ہے، صحیحین، مشارق الانوار اور احادیث کی دوسری کتابوں سے بکثرت حوالے دیے ہیں۔ ان کا انتقال ۸۹۱ھ - ۱۴۸۶ء میں ہوا۔ <sup>۲</sup> اور ان کے ساتھ ہی خاندان مظفر بلخی کے مشہور علما کا وہ سلسلہ ختم ہو گیا جو خانقاہ منیر میں شرف الدین منیری کے جانشین ہوتے رہے۔

<sup>۱</sup> اخبار الاخبار، ص ۱۴۷۔ نزہۃ الخواطر (مخطوطہ)، ج ۳، حسین بن عز البہاری۔ معارف جلد ۱۳،

شمارہ ۲، ص ۲۹۹-۲۹۸

<sup>۲</sup> معارف، جلد ۱۳، شمارہ ۲، ص ۲۹۹۔